BA Part II Urdu (Hon) Paper 3rd

Dr Shahnaz Ara
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D college Tripu

غالب کا شاعرانہ عظمت:۔

غالب جن کا نام مرزا اسداللہ خاں تھا اور تخلص پہلے غالب اور کبھی اسد بنا رکھا تھا۔ اردو کے سب سے زیادہ جانے مانے شاعر ہیں۔ ان کی شہرت ان کے چھوٹے سے دیوان کی وجہ سے ہے۔ غالب نے انسانی ذہن وفکر کی عظمت کو بذات خود ایک قدر کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ اور یہی چیز انہیں ذوق، مومن آتش اور ناسخ کے علاوہ دوسرے شعرا سے ممتاز کرتی ہے۔ غالب کے یہاں ~~تخلیقی فکر کے بجائے~~ تحلیلی فکر کے بجائے تخلیقی فکر پائی جاتی ہے۔ اور یہ ایسا فکر تھا، اگر وہ تحلیلی فکر کو اپنی غزل میں اپنانے تو شاعرانہ عظمت تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے تھے۔

غالب نے اپنی فنی اور فکری وراثت تلاش کرنے میں ذہنی آزادی اور ذاتی تجربے کو اپنا رہبر بنایا، عقل سے روشنی مانگی اور تخیل کی مدد سے جذبہ و عقل، وجدان اور شعور کو ملا کر شعر کی تخلیق کی۔ عشق جو ہر حیات اور ہماری غزل کا محبوب موضوع رہا ہے۔ غالب کے عشق میں وارفتگی ہے۔ جینے والی بے چارگی نہیں، بے خودی ہے، سپردگی نہیں برگشتگی ہے۔ افسردگی نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ حسن و عشق کے جذبات و احساسات اور واردات و کیفیات کی ترجمانی کے سلسلے میں انسانی نفسیات کے رنگ کی جیسی تصویریں غالب نے کھینچی ہیں۔ اس کی مثال دوسری جگہ ملنی مشکل ہے۔

غالب کی غزل کا مہذب اور پر تکلف انداز و بیان میر کے سادہ اور درویشانہ انداز بیان کے مقابلے میں بڑی جاذبیت رکھتا ہے

غالب کی انقلابی خصوصیات اور ان کے اہل قلم پر اثرات

یہی خصوصیت ہے جو غالب کو ان کے ہم عصروں میں ممتاز کرتی ہے۔ غالب کی غزلوں میں جہاں گہری معنویت ہے وہیں ان کی غزلوں کی شیرازہ بندی بھی دوسرے شعراء کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔

حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد
بارے آرام سے ہیں اہل جفا میرے بعد

غالب کی شاعرانہ عظمت کے بارے میں اقبال نے کہا تھا۔ جو خود بلند پایہ شاعر تھے۔ انہوں نے غالب کے متعلق تخیل کو ان کی عظمت اور ہر دلعزیزی کا سبب بتایا ہے۔ اور غالب کے وسعت تخیل کی داد مغربی مفکر مرزا غالب نے بھی دی ہے۔ تخیل کے اندرونی رموز سے جو غالب نے اپنی غزلوں میں فائدہ اٹھایا ہے اور وہ اندرونی رموز دل ہے۔ تخیل کی ان دنوں ایک الگ انداز ادا تھا ہے غالب کا سارا دیوان بھرا ہوا ہے۔ مرزا غالب میں تضادات یکجا کرنا اور ان میں امتزاج کیفیت پیدا کرنے کا خاص ملکہ ودیعت تھا۔ انہوں نے اپنی تغزل کی پیش سازی میں بھی اسی اصول پر عمل کیا۔ اردو غزل گویوں میں بھی دو زبردست پیش ساز موجود ہیں۔ ولی دکنی اور مرزا غالب۔ ولی دکنی نے شاہ گلشن کے مشورے کے بموجب دکنی میں فارسی الفاظ اور تراکیب داخل کیں اور اس طرح انہوں نے شمالی ہند میں جدید اردو کی شاعری کی بنیاد ڈالی میر تقی میر نے ولی دکنی کے اسلوب کو نکھارا اور ولی دکنی نے جو قدم اٹھایا وہ ادبی لحاظ سے انقلاب آفریں تھا۔
غالب نے جو قدم اٹھایا وہ اس سے بھی زیادہ انقلابی تھا۔

غالب کے یہاں ان کی بہتات ہے۔ بلکہ انہوں نے فارسی کے محاوروں کا
اردو ترجمہ کر کے انہیں اپنی غزلوں میں کھپایا اور اس طرح جدت اور شاذہ کاری کا
ثبوت دیا۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوا جب وہ فارسی میں سوچتے ہوں اور
اردو میں شعر کہتے ہوئے بلا تکلف اس کا استعمال کر دیتے ہوں۔ اس کی سینکڑوں
مثالیں غالب کے کلام میں موجود ہیں۔ انہوں نے فارسی ترکیبات اور صفات بلا
تامل اردو میں استعمال کیے اس طرح وہ عام روایت سے ہٹ کر اپنی راہ علیحدہ
نکالنا چاہتے تھے۔ ولی دکنی کے متبعین میں میر تقی میر اور غالب کے متبعین میں
اقبال جیسے شاعر پیدا ہوئے۔ میر نے ولی کی روایات کو اور اقبال نے غالب کی
روایات کو دو دھاراؤں کی شکل میں اردو میں مستقل حیثیت دے دی

Shahnaj Ara.